ڈاکٹر منور علی کلوڑ

اسسٹنٹ ڈائریکٹر

شعبۂ اردو، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد

ریڈیو پاکستان کی خبروں میں معنوی خلا اور افتراق کی تلاش: انگریزی اور اردو زبانوں کا تقابلی مطالعہ

ABSTRACT

Difference and gap in meaning of Radio Pakistan news:A comparaitive study of English & Urdu language.
By Munawwar Ali Kalor, Asst. Director, Department of Urdu, International Islamic University, Islamabad.

Language is used to educate others, to invite them to do certain stuff, to convey emotions, moods, thoughts, data, experiences, etc. Language certainly has a very significant personal objective because it is primarily used for exchange of thoughts. The most important function of language to convey the message properly. For this purpose, speaker select words to transform his or her ideas perfectly. Words carry meanings. This study examines the gap between English and Urdu languages. Theory of Equivalence has been used to analyse the data. Forty news stories of Radio Pakistan have been chosen to gauge the meaning gap between two languages. The findings of study show that there is a huge gap between two languages. English news has two words to express the situation where as Urdu translator uses one word in the same context.

زبان خدا کا ایک غیر معمولی تحفہ ہے۔ یہ اس چیز کا حصہ ہے جس سے انسان مکمل انسان بن جاتا ہے۔ ارسطو کا کہنا ہے کہ انسان ایک عقلی جانور ہے اور جو چیز اسے الگ کرتی ہے، جو اسے جانوروں سے بالاتر کرتی ہے، وہ یہ ہے کہ وہ استدلال کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، اور یہ بات بالکل واضح ہے کہ وہ زبان کے بغیر استدلال نہیں کرسکتا۔'' ارسطو کو یقین تھا کہ یہ معنی زبان کی آواز سے کم تر لازمی جز نہیں تھا جو معنی رکھتا ہے اور اس زبان کا انحصار انسان کی عقلی طاقتوں پر نہیں ہوتا ہے جس کے ذریعہ جسمانی اعضا کی بنا پر معنی تعمیر کیے جاتے ہیں جس کے ذریعہ آوازیں بنتی ہیں۔ . زبان ضروری ہے تاکہ انسان عقلی تخلیق کار بن سکے۔

اس زبان کے ذریعے ہی آج کے دور میں ترجمے کی بھرمار ہے۔ برطانیہ کا بی بی سی ریڈیو ہو یا آمریکا کا وائس آف

آمریکا یا جرمنی کا ڈارجیویلے یہ سارے ادارے انگریزی زبانوں کے ساتھ ساتھ یہ ضروری سمجھتے ہے کہ اردو میں نشریات دینا لازمی ہے۔اس سارے عمل میں ترجمے کا سہارا لیا جاتا ہے۔

ترجمے کہ سطح پر ترجمہ کار ہمیشہ مختلف زبانون کی سطح کے اندر جسمانی اشکال سے لیکر معنی الفاظ کے ہم پلہ لفظ کی مختلف تبدیلیاں کا سامنا کرتا ہے۔کیٹ فورڈ (1988) نے ایک زبان (Source Language) میں متنی مواد کی دوسری زبان (Target Language) کے متبادل ہم پلہ لفظ کی متنی مواد میں تبدیل کرنے کے عمل کو ترجمہ قرار دیا ہے۔عام طور پر ترجمہ کار ترجمہ کے عمل کے دوران ہم پلہ لفظ کو بلواسطہ یا بلاواسطہ استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔لہذا یہ ہی ترجمہ کے مطالعے کا اصل مرکز یہ ہے۔یہ کہنا ضروری ہے کہ کچھ ترجمہ کار ہم پلہ لفظ کے عمل کو براہ راست حوالہ دیتے نظر نہیں آتے۔تاہم اگر کوئی اس مطالعہ پر نظر ڈالے تو اسے آسانی سے معلوم ہو جائے گا کہ ہم پلہ الفاظ کا ترجمہ کے فن میں اہم کردار ہے۔ہم پلہ الفاظ کی اہمیت کی نوعیت اور اس کا جزیہ Contribution) اور اس کے درجہ بندی (Taxonomy) کی تعریف مندرجہ ذیل سطرون میں کی جائیگی۔

ہم پلہ الفاظ کا نظریہ

ہم پلہ لفظ، لازمی طور پر، ترجمہ کے کسی بھی نظریہ میں شامل ہے جس کو مختلف تحریر کا لسانی اعتبار سے تقابلی جائزہ لے کر سمجھا جاسکتا ہے۔کیٹ فورڈ (۱۹۸۸ء) نے زبانوں کے اندر مختلف تبدیلیوں پر غور کیا ہے اور وہ دعویٰ کرتا ہے کہ مترجمین جب کوئی ترجمہ کرتے ہیں تو اس میں مختلف تبدیلیوں اور تغیر کا سامنا کرتے ہیں۔انھوں نے متعدد لسانی عناصر کے طور پر ہم پلہ لفظ کی تعریف اور ہم پلہ الفاظ کی تلاش کی تحقیق پر زیادہ توجہ دی۔اسی مناسبت سے، اس نے مختلف زبانوں میں تغیر کی سطح اور درجہ بندی میں آنے والی تبدیلیوں کو تقسیم کیا۔جس میں صرفیات/علم صرف اور خط شناسی کی سطح کی تبدیلیاں وغیرہ جیسے مطالعات شامل ہیں اور درجہ بندی کی تبدیلیاں میں ساختیت، لفظی درجہ بندی، لفظی آگاہی ہی پر مشتمل ہوتا ہے۔

مترجمین اور ترجمہ کے اسکالر ترجمہ کے اور بھی مفروضے اور تصورات وضاحت، تشریح اور توضیح بیان کرتے ہیں۔نڈا اور تبیر، ونے اور ڈارنیٹ، ہاؤس اور بیکر کا کام خاص طور پر ہم پلہ الفاظ پرئی ہے۔مونا بیکر (۱۹۹۲ء) عملی ترجمہ اور خیالات کی گئی کوششوں میں ہم پلہ الفاظ کے نظریے کو مختلف زاویہ سے سمجھا ہے۔اس نے قواعد زبان، متن، عملی ہم پلہ الفاظ اور متعدد دیگر چیزوں کے مابین موازنہ کیا۔نئے اور ڈاربیلنیٹ (1995) ترجمے کو ہم پلہ الفاظ پر مبنی مطالعہ سمجھتے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ ہم پلہ الفاظ کا نظریہ ہی مترجم کے متعدد عملی مسائل کا مثالی قاعدہ ہے۔

ندا اور ٹابر (1964) نے عام رواجی اور اثر آفرین الفاظ پر(Dynamic Equivalence) توجہ دی۔انھوں نے لچکدار متضاد شنوی جوڑوں کی متعدد بار نظر ثانی کی۔ہاؤس (1977) نے اس اصول کی بنیاد کے نظریہ پر ترجمہ کیا کہ یا تو ہم پلہ الفاظ عیاں ہے یا پھر وہ الفاظ پوشیدہ ہے۔

سائنس کے متعدد شعبوں کی طرح ترجمہ کاری صدی کے دوسرے نصف حصے میں سائنسی شعبہ کے طور سامنے آئی۔ اس حقیقت کی وجہ سے کہ ترجمے کے سارے نظریات ہم پلہ الفاظ کو مرکزی لحاظ سے انتہائی اہم عنصر کے طور پر دیکھتے ہیں۔ مترجمین کے لیے ہم پلہ لفظ تلاش کرنے کے عمل سے نمٹنا سب سے اہم مسئلہ ہے۔ اگرچہ مساواتی لفظ تلاش کرنا ایک مفہومی اور ذہنی عمل ہے۔لیکن اس مفوشی اور ذہنی عمل کو لازمی طور پر ترجمہ اسکالرز کے بیان کردہ درجہ بندی کی ترتیب پر مبنی ہونا چاہئے۔

ہم پلہ لفظ کے انتخاب کے عمل میں اثر پزیر ہونے والے عوامل کا مطالعہ ترجمہ تھیوریشن کی درجہ بندی کے تحت شروع ہوا۔ عام طور پر، تمام ترجمے کرنے والے لوگ مساوی اور ہم پلہ لفظ تلاش کرتے ہیں تاکہ بہتر طور پر ترجمہ کے عمل کو متوازی بنا سکیں۔ اس دریافت اور تلاش کے دوران، کوئی بھی ترجمہ اسکالر ممکنہ عوامل کے بارے میں غور وفکر کرتا ہے جو عوامل اس پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ کچھ اسکالرز ہم پلہ الفاظ کے درمیان ایک درمیانی خط کی وضاحت کرتے ہیں جو شکل، ہم پلہ لفظ، معنی سے متعلق ہے، تاہم، ان سب میں چیزیں مشترک ہیں لیکن کچھ مسائل جو برابری والے الفاظ کو تلاش کرنے میں رکاوٹ ڈالتے ہیں۔ ہم پلہ الفاظ کا سب سے اہم نظریہ کیٹ فورڈ کا نظریہ ہے۔ کیٹ فورڈ (1988) نے ہم پلہ الفاظ کی مختلف سطحوں پر مبنی اپنے نظریہ کی تعریف مرتب کی۔ اس کے بعد، اس نے ان شرائط کی وضاحت کی جس میں تمام مترجم متوازی لفظ تلاش کرنے والی صورتحال سے گزرتے ہیں۔ اس نے ہم پلہ لفظ کو متاثر کرنے والے عوامل کو دو مختلف شاخوں میں تقسیم کیا۔ پہلا ایک لسانی عوامل اور دوسرا ثقافتی عوامل ہے۔ یہ دونوں متغیر اور متعدد قسم کے ترجمہ میں ہم پلہ الفاظ تلاش کرنے کے عمل کو متاثر کرتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کیٹفورڈ (1988) کہ ترجمے کی تعریف کے مطابق ماخذ زبان (SL) سے اصلی عبارت کے مواد کسی حتمی زبان (TL) میں منتقل کرنے کا نام ترجمہ ہے۔ اسی مناسبت سے، متعدد ترجمہ اسکالرز کی طرح کٹفورڈ نے بھی ہم پلہ الفاظ پر مبنی نظریہ کو بیان کیا ہے۔ اس نے تفصیلات میں اپنے نظریہ میں ہر قسم کے ممکنہ ہم پلہ الفاظ بیان کیے ہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ ہم پلہ لفظ کے انتخاب، تلاش اور مساوات پیدا کرنے کے عمل کے دوران، کسی بھی مترجم کو کم از کم دو عوامل پر غور کرنا چاہئے، یعنی لسانی اور ثقافتی عوامل۔ انہوں نے کہا کہ لسانی عنصر ان عناصر میں سے ہیں جو ٹھوس شکل کی سطح پر موجود ہیں اور زبان کے کسی بھی حصہ کے تجریدی معنی میں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ، ثقافتی عوامل وہ عوامل ہیں جو زبان کی شکل یا معنی کی سطح پر نہیں دیکھے جاسکتے ہیں، تاہم، وہ ماخذ زبان کے بولنے والوں اور مصنفین کے ذہن کے پس منظر میں موجود ہیں۔ کیٹ فورڈ (1988) نے کہا کہ کسی بھی مترجم کو ثقافتی اور لسانی عنصر یعنی دونوں پر غور کر کے ان دونون عوامل کی بنیاد پر ترجمہ کرنا پڑتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اس کا مطلب ماخذ زبان کے ثقافتی اور لسانی دونوں عناصر کو منتقل کیا جاتا ہے۔

جیسا کہ اس کا پہلے ذکر کیا جا چکا ہے، ترجمے کے نظریہ کے بارے میں بہت سی وضاحتیں اور تعریفیں ہیں۔ ترجمہ کے اسکالرز نے ہم پلہ لفظ کے نظریہ کو سب سے اہم حصہ کے طور پر بیان کیا ہے۔ اسی طرح، مترجمین نے ہم قدر معنی رکھنے

والے الفاظ کے چناؤ کو مختلف نقطہ نظر سے بیان کیا ہے۔ اسکالرز کو معلوم ہوا کہ ہم پلہ لفظ کی تلاش اور اس کے انتخاب کا عمل ہمیشہ اتنا آسان نہیں ہوتا جتنا یہ لگتا ہے۔ درحقیقت، بہت سارے عوامل ہیں جو ہم پلہ لفظ کی تلاش اور اس کی جگہ لینے کے عمل کو متاثر کرتے ہیں۔ کیٹ فورڈ (1988) نے نہ صرف ترجمے اور ترجمے کی ہم پلہ لفظ کی تعریف کی بلکہ متوازن لفظ کی تلاش کرنے کے عمل پر اثر انداز ہونے والے عوامل کو بھی بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ کم از کم دو مختلف تغیرات ہیں جو ترجمے میں ہم پلہ لفظ تلاش کرنے پر اثر انداز ہوتی ہی اور وہ ہے لسانی اور ثقافتی متغیر۔

اسی مناسبت سے، اس مطالعے کا (مسلسل) مقصد مندرجہ ذیل ہے۔

اس مطالعے کا مقصد ہم پلہ الفاظ تلاش کرنے میں ثقافتی اور لسانی عوامل کی درستگی اور تاثیر کو دریافت کرنا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، اس مطالعہ میں ہم پلہ الفاظ میں (ثقافتی اور لسانی عوامل) کو تلاش کرنے میں اثر انداز ہونے والے عوامل کے وجود اور ان کی تاثیر کو تلاش کرنا ہیں۔

ہم پلہ لفظ کا نظریہ کیڈ رفورڈ کے ترجمہ کے نظریہ کا مرکزی اور لازمی جزو ہے۔ اس کے ثقافتی اور لسانی عوامل جو یم پلہ الفظ کے نظریہ پر اثر ڈالتے ہیں ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ لسانی طور پر تناسب میں برابر ہے۔ ان عناصر کی تعریف کی بنیاد پر، اس مطالعے میں برابری کی تلاش کو متاثر کرنے والے اہم عوامل سامنے آئے ہیں۔

درج ذیل گراف اس موجودہ مطالعے کی وضاحت یوں کرتا ہے۔

تحقیقی ماڈل

اس مطالعے میں دو جہتی پہلوؤں پر توجہ دی گئی ہے جو کہ ماخذ متن یا زبان سے ہدف متن یا زبان میں توازن کی منتقلی میں بہت اہم ہیں۔ ماخذ اور ہدفی زبان کے لسانی عناصر مختلف ہوتے ہیں۔ تاہم، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ترجمہ ناممکن ہے۔ اس کے علاوہ، بیشتر ڈھانچے یا زبان کی سطحیں زبانوں کے مابین مشترک ہیں۔ دوسری طرف، ثقافتی عناصر ہم پلہ الفاظ کے انتخاب میں منفرد اور موثر ہیں۔

جب تک ترجمہ کرنے کا عمل اس دنیا میں جاری رہے گا، ہم پلہ الفاظ کا نظریہ اس کا لازمی جزو رہے گا۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ یہ نظریہ، معنی، ماخذ یا ہدف پر مبنی ہے، یہ ہمیشہ کسی زبان کے مختلف درجات میں کسی نہ کسی طرح کہم پلہ الفاظ کے تبادلے پر مشتمل ہوتا ہے۔ امکانی طور پر اثر کرنے والے عوامل لسانی اور ثقافتی ہیں۔ اگر مذکورہ بالا عوامل کا وجود، درستگی اور تاثیر درست ثابت ہوئی تو یہ ترجمے کو بہت ہی صحیح اور مؤثر طریقے سے انجام دینے کی راہ ہموار کرے گی۔

ہم پلہ الفاظ کے نظریات۔

متعدد مترجمین نے ترجمہ کاری کی مختلف نظریات سے وضاحت کی ہے۔ ترجمہ کے کچھ دانشوروں نے ترجمے کو ماخذ اور باعث ذریعہ کے بنیاد پر مبنی نظریات کے طور پر تعریف کی جب کہ دوسروں نیاس کو ہدف پر مبنی نظریات کے طور پر سمجھا۔

یہاں پر ایسے نظریہ دان بھی موجود ہیں جنھوں نے ان دونون نظریات کے درمیان میں سے ایک جگہ کا انتخاب کیا۔ تاہم، ترجمہ کے تمام نظریات کا تعلق کسی نہ کسی انداز سے ہم پلہ الفاظ کے تصور سے جڑا ہوا ہے۔ لہذا، ہم پلہ الفاظ کا نظریہ ترجمہ میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ حقیقت میں، ماخذ اور ہدفی دونون زبانوں میں زبان کی کم از کم صرفیہ کی سطح کی معنء سے لیکر ہم پلہ جملوں جیسی کئی چیزیں شامل ہوتیہیں۔ ترجمہ کے عمل کے دوران، زبان کی یہ سطحیں ماخذ زبان اور ہدفی زبان کے مابین برابری کی سطح دکھائی دیتی ہیں۔ مثال کے طور پر، اگر ماخذ زبان میں کوئی لفظ ہے تو، اسے عام طور پر لفظی سطح پر ہدفی زبان میں ترجمہ کیا جانا چاہئے۔ اور اس طرح، ترجمہ ماخذ اور ہدفی زبان کے مابین برابری قائم ہوتی ہے۔

ترجمہ بنیادی طور پر 20 ویں صدی کے دوسرے نصف حصے میں نشونما پایا۔ لہذا، ہم پلہ الفاظ کے نظریہ کا بیسویں صدی کے دوسرے نصف آغاز سے لیکر اب تک سائنسی مطالعہ کیا گیا ہے۔

جیکوبسن اور ہم پلہ الفاظ میں عدم مطابقت

جیکوبسن (1959) نے ترجمے کے نظریاتی تجزیے میں اپنا حصہ ڈالا۔ اس نے لفظوں کے معنی میں موجود فرق میں برابری لانے کے تصور کو متعارف کرایا۔ انہوں نے تین طرح کی ہم پلہ الفاظ کی تجویز کردہ تجویز مندرجہ ذیل ہے:

انٹرنلینگول (ایک زبان کے اندر، یعنی دوبارہ الفاظ کو ترتیب دینا یا تشریح، توضیح، کسی تحریر کا مطلب اپنے ہی انداز میں بیان کرنا۔

انٹرن لسانی (دو زبانوں کے مابین)

انٹرمیومیٹک علم علامات (مختلف زبانوی میں علامات واشاراتے نظاموں کے مابین)

ندا: رسمی لفظ بمقابلہ متحرک یا اثر آفریں ہم پلہ لفاظ

ندا (1964) نے استدلال کیا کہ برابری کی دو مختلف اقسام ہیں۔ رسمی متبادل لفظ جسے نڈا نے دوسرے ایڈیشن میں باضابطہ مطابقت و مشابتہ اور اثر آفریں الفاظ کا ذکر کیا ہے۔ باضابطہ مطابقت و مشابتا، متحرک اور اثر آفریں لفظوں کے برعکس، ترجمہ میں دونوں مواد اور خاکہ یا ترتیب پر توجہ مرکوز ہوتی ہے جو کہ ہم پلہ لفظ کے استعمال کے اثر کے اصول پر مبنی ہے۔

باضابطہ مطابقت یافتہ ہدفی زبان کے لفظی نقطہ پر مشتمل ہوتا ہے جو کسی ماخذ زبان کے لفظ یا فقرے کے قریب قریب کی نمائندگی کرتا ہے۔ ندا نے واضح کیا کہ زبان کے جوڑے کے مابین ہمیشہ باضابطہ مطابقت والے لفظ نہیں ہوتے ہیں اس لیے اس نے مشورہ دیا ہے کہ اگر ترجمے کے دوران ہدفی زبان میں اثر آفریں الفاظ نہیں ہے تو توازن کے بجائے رسمی حصول کا مقصد پورا کرنے کیلیے جہاں بھی ممکن ہو تو رسمی الفاظ کا استعمال کیا جانا چاہئے۔ باضابطہ مطابقت والے الفاظ کے

استعمال سے بعض اوقات ہدفی زبان میں سنگین مضمرات پڑ آ سکتے ہیں کیونکہ ہدفی زبان کے سامعین اس ترجمہ کو آسانی سے نہیں سمجھ سکتے۔

متحرک یا اثر آفریں الفاظ کے ترجے کو اصول پر مبنی ترجمہ کے طور پر بیان کیا جاتا ہے جس کے مطابق کوئی مترجم اصل کے معنی کو اس طرح ترجمہ کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ ماخذ زبان کے الفاظ کی معنی کے الفاظ کا ترجمہ ہدفی زبان میں اس طرح کرتا ہے کہ ان الفاظ کا اثر ماخذ زبان کے سامعین پر پائے جانے والے اصلی الفاظ کا اثر بھی ہدفی زبان کے سامعین پر اسی انداز سے اثر ڈال سکے۔

ہاؤس کا عیاں وظاہر اور پوشیدہ ترجمہ اور ہم پلہ لفظ

ہاؤس (1977) نے عیاں اور پوشیدہ ترجموں کے تصور پر بحث کی ہے۔ عیاں ترجمے میں ہدفی متن کے سامعین کو براہ راست خطاب نہیں کیا جاتا ہے اور اس وجہ سے کوئی ضرورت نہیں ہے کہ دوسری اصل کو دوبارہ ترتیب دینے کی کوشش کی جائے کیوں کہ واضح طور پر ترجمہ ہی اس کا ہے۔ دوسری طرف، پوشیدہ ترجمے سے مراد کسی ایسے متن کی تیاری ہے جو ماخذ زبان کے عملی طور پر ہم پلہ یا مساوی ہے۔ ہاؤس نے یہ بھی استدلال کیا کہ اس قسم کے ترجمے میں ماخذ زبان کو خاص طور پر ترجمے کی استعداد یا موزونیت (TC) سے سامعین کو خطاب نہیں کیا جاتا۔

بیکر کا ہم پلہ الفاظ کے نظریہ پر نقطہ نظر

بیکر (1992) نے چار قسم کے ہم پلہ الفظ کی نظریہ کی وضاحت کی ہے۔

- وہ ہم پلہ لفظ جو ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کرتے ہوئے جو الفاظ کی سطح پر یا لفظی سطح سے اوپر ظاہر ہوتا ہے۔
- گرامیٹیکل متوازی یا زبانوں میں گرامر کے زمرے میں آنے والے گرامر کی سطح پر قوت مساوی۔
- معلومات اور پیوستگی کے لحاظ سے ماخذ متن سے ہدفی متن کے درمیان گرامر کی سطحوں کی متناسب ہم پلہ الفاظ کی مطابقت
- عملی اور علامتی برابری کے سطح کے الفاظ وہ ہیں جو مترجمین ترجمے کے عمل کے دوران کچھ لفظوں کو ترجمہ کرنے سے گریز کی حکمت عملی اپناتے ہیں۔

ونئے اور ڈاربیلنیٹ اور ان کی ہم پلہ الفاظ کے نظریہ کی تعریف

ونئے اور ڈاربیلنیٹ (1995) برابری پر مبنی ترجمے کو ایک اچھے طریقہ کار کے طور پر دیکھتے ہیں کیونکہ جو بالکل مختلف الفاظ کے استعمال سے اسی طرح کی صورت حال کو دہرا دیتا ہے جو کہ ماخذ متن میں ہوتی ہے۔ وہ یہ بھی مشورہ دیتے ہیں کہ، اگر اس عمل کو ترجمے کے عمل کے دوران لاگو کیا جاتا ہے تو، یہ ماخذ زبان کے طرز کی اسلوبیاتی تاثیر کے متن کو یدفی زبان میں برقرار رکھ سکتا ہے۔

کیٹ فورڈ اور ترجمہ کی ترتیب میں تبدیلی اور ہم پلہ الفاظ

کیٹ فورڈ (1996) نے اپنی نظر ثانی شدہ کتاب میں ترجمے کی ایک بہت ہی کامل صنفیات متعارف کرائی ہے۔ کیٹ فورڈ کا ہم پلہ الفاظ کے ترجمہ کے بارے میں نقطہ نظر نڈا کے اختیار کیے گئے نقطہ نظر سے واضح طور پر مختلف ہے کیونکہ کیٹ فورڈ نے لسانی بنیاد پر ترجمے کو ترجیح دی ہے اور یہ نقطہ نظر فیرتھ اور ہالیڈاء کے لسانی کام پر مبنی ہے۔ اس کا نظریہ ترجمہ کے میدان میں ان کا بنیادی حصہ ترجمے میں تبادلہ لفظ اور اقسام کی ترجمانی کے تصورات کو متعارف کرانا ہے۔ کیٹ فورڈ نے تین طرح کی اقسام کے ترجمے کی تجویز پیش کی۔

۱۔ ترجمہ کی وسعت (مکمل ترجمہ بمقابلہ جزوی یا حصہ نامکمل ترجمہ)۔

۲۔ گرامر کی صف بندی جس پر ترجمے کی برابری قائم ہے (صف پابند ترجمہ بمقابلہ لامحدود ترجمہ)۔

۳۔ ترجمہ میں شامل زبان کی سطح (مکمل ترجمہ بمقابلہ محدود (مقید) ترجمہ)۔

انہوں نے ادل بدل (shifts) کی بھی وضاحت کی جو مختلف زبانوں میں موجود ہے۔

اس کی قسم (category) درج ذیل ہے:

ادل بدل (shifts) کو دوحصوں کی سطح پر تقسیم کیا گیا ہے: (صرفیات، خط شناسی) اور زمرہ یا درجہ بندی (category جس میں ساختی عدم مطابقتون (جملے میں الفاظ کی ترتیب) اور کلاس شفٹ (گفتگو کا حصہ) اور اکائی میں مطابقت (یونٹ شفٹ (جملہ، جز و جملہ، فقرے اور لفظ) شامل ہیں۔ اور انٹرا سسٹم کی شفٹوں (تقریر یا گفتگو کے کچھ حصوں کی ساخت)

کیٹ فورڈ (1996) نے تازہ ترین ہم پلہ الفاظ کی درجہ بندی ((category of equivalence) قابل ذکر کوشش ہے۔ ثنوی صنف بندی (binary taxonomy) جو ترجمہ کے مطالعے پر روشنی ڈالتی ہے۔ درحقیقت، کیٹ فورڈ (1996) نے یم پلہ الفاظ کا مطالعہ کیا اور پتہ چلا کہ دوعوامل ہیں جنہوں نے یم پلہ الفاظ کو متاثر کیا۔ وہ لسانی اور ثقافتی عوامل ہیں۔ یہ دوعوامل ہم قدر الفاظ لائے۔ جولسانی اور ثقافتی طور پر مساوی ہیں۔ کیفورڈ کی یہ کھوج بہت اہم ہے کیونکہ اس میں ہم پلہ الفاظ کی تحقیق میں دونوں اہم نقطہ نظر موجود ہیں جو لسانی اور ثقافتی طریقوں پر مشتمل ھیں۔ درحقیقت، ترجمہ کے دوسرے اسکالرز نے جس کو الگ الگ اور ایک ایک کر کے بیان کیا ہے اس کو کیٹ فورڈ نے ایک ثنوی بلمقابل بائنری اپوزیشن (ثقافتی اور لسانی عوامل یا ہم پلہ الفاظ) کے نظریہ کے طور پر بیان کیا ہے۔

ماحاصل

زبان کی معنی میں خراد یا دراڑ ایسی عوارض ہیں جن میں لسانی معلومات کو ایک زبان سے دوسری زبان میں کی منتقل

رکرنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔ ان لسانی دراڑوں میں نحو، معنیات، صرفیات جیسے دوسرے پہلو شامل ہوتے ہیں۔ اردو پہلے ہی ایک رنگارنگ اور الفاظ سے بھرپور زبان ہے، پھر بھی اسے لغوی خلفشار سے دوچار ہے۔ ایک لغوی خلاء، جسے حادثاتی فرق یا معنوی فاصلہ بھی کہا جاتا ہے ایک مکمل طور پر تیار لفظ ہے جو ایک زبان میں موجود ہے جو دوسری زبان میں غائب ہے۔ دوسری زبانوں میں لفظ تشکیل کے قواعد ایسے الفاظ کے وجود کی اجازت دیتے ہیں۔ منظم خلاء اور حادثاتی فرق ایک جیسے نہیں ہیں۔ منظم خلاء ایسے الفاظ ہیں جو کسی زبان کے ذریعہ وضع کردہ شکل، صوتیاتی اور دوسرے اصولوں کے طے شدہ پیرامیٹرز کی وجہ سے ایک زبان میں موجود نہیں ہیں۔

حادثاتی خلیجیں کئی اقسام میں آتی ہیں - صوتیاتی، صرفیاتی اور اصطلاحی۔ جب آپ اصل الفاظ کہتے ہیں تو، یہ مختلف ممکنہ الفاظ کے ذیلی حصے ہیں۔ لغوی خلاء ممکنہ الفاظ ہیں جو اصل الفاظ میں شامل نہیں ہیں۔ ''کمیونسٹ▯' انگریزی میں ایک اصل لفظ ہے۔ تاہم، اصل لفظ سے ممکنہ الفاظ، جیسے▯کمیونین▯ اور▯کمو نائٹ▯ یا تو مسدود ہیں یا موجود نہیں ہیں۔

ایک لفظی خلاء اس وقت ہوتا ہے جب ایک مخصوص لفظ میں معنوی فرق ہوتا ہے جسے دیکھا جاسکتا ہے لیکن الفاظ میں غائب ہے۔ مثال کے طور پر، کنبہ کے افراد کو بیان کرنے کے لئے کچھ الفاظ مخصوص جنس کو ظاہر کرتے ہیں۔ تو والد، چچا▯ بیٹا▯ بھتیجا اور دادا▯ اس خاندان کے مرد ارکان کی نشاندہی کرتے ہیں۔ خاتون کنبہ کے ممبروں کے لئے ایک جیسے الفاظ ماں▯ خالہ، بیٹی، بھانجی اور▯ دادی ہیں۔ تاہم ▯کزن▯ کی اصطلاح صنف ہے غیر جانبدار۔ یہ ایک ایسی اصطلاح ہے جس سے عورت یا مرد رشتے دار کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح، خاندانی ممبروں کے لئے عمومی اصطلاحات جیسے والدین، بچہ اور سگی بہن بھائی موجود ہیں، لیکن بہن بھائیوں یا والدین کے بہن بھائیوں کے لیے اس سے متعلق صنفی غیر جانبدار الفاظ نہیں ہیں۔ آپ کو مذکورہ بالا صنف پر مبنی الفاظ استعمال کرنا ہوں گے۔ لفظی خلاء میں، الفاظ کے دوسرے گروہوں میں دستیاب معنی میں فرق کو بیان کرنے کے لئے کچھ الفاظ ایک ہی زبان میں موجود نہیں ہیں۔

اس تحقیق سے پتا چلتا ہے کہ انگریزی اور اردو زبانوں کے درمیان معنوی خلیج موجود ہے۔ انگریزی زبان جو کچھ بھی اپنی خیال کو اردو زبان میں پہنچانا چاہتی ہے لیکن وہ خیال ہدفی زبان میں صحیح معنوں میں سادر نہیں آتا۔ ایک لفظ کی مختلف جہتوں کو ظاہر کرنے کے لیے انگریزی زبان میں چار الفاظ ہیں لیکن، اردو زبان میں ایک لفظ ہے۔ اس کی وجہ سے، اردو زبان ہدفی زبان میں ماخذ متن کے درست معنی نہیں کرسکتی ہے۔ یہاں پر یہ بات بھی ہے کی خبریں propaganda ہے اس وجہ سے خبروں میں آسان سے آسان الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے۔

حواشی

(۱) ایم بیکر (M. Baker)، *A Coursebook on Translation*، (لندن: رٹلیج، ۱۹۹۲ء)، ص ۶۷

(۲) جے سی کیٹ فورڈ (J. C. Catford)، *A Coursebook on Translation*، (لندن: آکسفورڈ یونی ورسٹی پریس، ۱۹۹۶ء)، ص ۸۸

(۳) جے ہاؤس (J. House)، *A Model for Translation Quality Assesment*، (ٹوبنجین: گنٹر نار، ۱۹۶۶ء)، ص ۳۴

(۴) آر جیکبسن (R. Jakobson)، *Linguistics Aspects of Translation*، (نیویارک: ہارورڈ یونی ورسٹی پریس، ۱۹۵۹ء)، ص ۱۶۵

(۵) ای اے ندا (E. A. Nida)، *Toward a Science of Translating*، (لائیڈن: ای جے برل، ۱۹۶۴ء)، ص 59

(۶) جے پی ونے اور جے ڈربیلینٹ (J. P. Vinay and J. Darbelent)، *A Methodology for Translation*، (ایمسٹرڈیم/فلیڈیلفیا: جان بینجمن، ۱۹۹۵ء)، ص ۲۱۰

(۷) عامر علی خان، فرہنگ اصطلاحات لسانات، انگریزی اردو، (اسلام آباد: مقتدر قومی زبان، ۲۰۱۰ء)، ص ۳۴۲

(۸) اعجاز راہی، اردو زبان میں ترجمے کے مسائل، روداد سیمینار، (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۶ء)، ص ۲۱۱

مآخذ

(۱) بیکر، ایم (Baker, M)، *A Coursebook on Translation*، لندن: رٹلیج، ۱۹۹۲ء

(۲) جیکبسن، آر (Jakobson, R.)، *Linguistics Aspects of Translation*، نیویارک: ہارورڈ یونی ورسٹی پریس، ۱۹۵۹ء

(۳) خان، عامر علی، فرہنگ اصطلاحات لسانات، انگریزی اردو، اسلام آباد: مقتدر قومی زبان، ۲۰۱۰ء

(۴) راہی، اعجاز، اردو زبان میں ترجمے کے مسائل، روداد سیمینار، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۶ء

(۵) فورڈ، جے سی کیٹ فورڈ (Catford, J. C.)، *A Coursebook on Translation*، لندن: آکسفورڈ یونی ورسٹی پریس، ۱۹۹۶ء

(۶) ندا، ای اے (Nida, E. A.)، *Toward a Science of Translating*، لائیڈن: ای جے برل، ۱۹۶۴ء

(۷) ونے، جے پی اور ڈربیلینٹ، جے (Vinay, J. P. and Darbelent, J.)، *A Methodology for Translation*، ایمسٹرڈیم/فلیڈیلفیا: جان بینجمن، ۱۹۹۵ء

(۸) ہاؤس، جے (House, J.)، *A Model for Translation Quality Assesment*، ٹوبنجین: گنٹر نار، ۱۹۶۶ء